اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

نمبر ۹۱ ٹیلیفون

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ للعہ
ششماہی ۔ ہجر
سہ ماہی ۔ ۱۲
بیرون ہند سالانہ ۱۸

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۷ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے مسیچولا کا اپریشن نور ہسپتال میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کیا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت سندھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ اور مولوی عبد الغفور صاحب بھلوال۔ ضلع شاہپور بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

افسوس میاں نور احمد صاحب ساکن دریام کملانہ ضلع جھنگ جو مدرسہ احمدیہ کی تیسری جماعت میں تعلیم پاتے تھے۔ دو دن بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار رہنے کے بعد بعمر ۱۶ سال وفات پا گئے۔ مرحوم نیک صالح اور ہونہار نوجوان تھے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

آج بعد نماز عشاء مہمان خانہ میں "بزم آفتاب" کے زیر انتظام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف اصحاب نے مختلف زبانوں میں تین تین منٹ تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک زندگی وہی ہے جو دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو

"میری حالت جو ہے۔ وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں۔ اور اتباع نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے۔ کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں۔ اور ان کو اس علمی و عملی ظلمت سے باہر نکالوں۔ جو بوجہ کم توجہی ان پر محیط ہو رہی ہے۔ میں اس بات کا دعوےٰ نہیں کرتا۔ کہ میری روح میں کچھ زیادہ سرمایہ علوم کسبیہ ہے۔ بلکہ میں اپنی ہیچمدانی۔ اور کم لیاقتی کا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں۔ لیکن ساتھ اس کے میں اس اقرار کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا۔ کہ میرے جیسے ہیچ اور ذلیل اور امی کو خود خداوند کریم نے اپنے کنار تربیت میں لے لیا اور ان سچی حقیقتوں اور کامل معارف سے مجھے آگاہ کر دیا۔ کہ اگر میں تمام غور و فکر کرنے والوں سے ہمیشہ زیادہ غور و فکر کرتا رہتا۔ اور باایں ہمہ ایک لمبی عمر بھی پاتا۔ تب بھی ان حقائق اور معارف تک ہرگز پہونچ نہ سکتا۔ میں اس مولیٰ کریم کا اس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں۔ کہ اس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے۔ تو میرے پر یہ کام بفضلہ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ میں اس دنیا کے لوگوں سے تمام امیدیں قطع کر چکا ہوں۔ مگر خدا تعالیٰ پر میری امیدیں نہایت قوی ہیں۔ سو میں جانتا ہوں۔ کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں۔ مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے۔ اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے۔ کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کے لئے خدمت بجا لاؤں۔ اور اسلامی مہمات کو بشوق صدق تمام تر انجام دوں۔ اس کام پر اس نے آپ مجھے مامور کیا ہے۔ اب کسی کے کہنے سے میں رک نہیں سکتا۔ اور نہ نعوذ باللہ اس کے الہامی احکام کو بنظر استخفاف دیکھ سکتا ہوں۔ بلکہ ان مقدس حکموں کی نہایت تکریم کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ میری ساری زندگی انہی خدمت میں صرف ہو۔ اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے۔ جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔ ورنہ اگر انسان ساری دنیا کا بھی مالک ہو جاوے۔ اور اس قدر وسعت معاش حاصل ہو۔ کہ تمام سامان عیش کے جو دنیا میں ایک شہنشاہ کے لئے ممکن ہیں۔ وہ سب عیش اسے حاصل ہوں۔ پھر بھی وہ عیش نہیں۔ بلکہ ایک قسم عذاب کی ہے۔ جس کی تلخیاں کبھی ساتھ اور کبھی بعد میں کھلتی ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵-۳۶)

رمضان میں درس القرآن

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب کی دفعہ بھی رمضان المبارک میں درس القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔ پہلے عشرہ میں مولانا غلام رسول صاحب راجیکی درس فرمائیں گے۔ ناظر تعلیم و تربیت

ایک مخلص احمدی کا افسوسناک انتقال

لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ شیخ منظور علی صاحب شاکر ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس وفات پا گئے ہیں مرحوم موصی تھے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ان کی میت قادیان لائی جائے۔ ہمیں اس صدمہ میں ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب۔ ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب بریلی اہلیہ صاحبہ خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم جن کے وہ بھائی تھے۔ اور ڈاکٹر احسان علی صاحب سے جن کے وہ چچا تھے دلی ہمدردی ہے۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں

نہایت ضروری درخواست دعا

اے بزرگان ملت و احباب کرام۔ آپ کا ایک عاجز بے کس بھائی۔ آپ سے نہایت عجز سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اسے شدید معاندین اور بد باطن لوگوں نے سخت دکھ دے رکھا ہے۔ اور کئی ایک جھوٹے مقدمات دائر کر رکھے ہیں۔ اور بسبب غریب الوطنی اور بے کسی از حد خطرے اور تشویش میں ہے براہ کرم للہ اپنے عزیز بھائی کے حال زار پر رحم فرما کر نہایت درد اور قلق اور اضطراب سے بارگاہ ایزدی میں دعائیں فرمائیں۔ تا مولیٰ کریم محض فضل سے اسے ان مصائب و مشکلات سے بکلی نجات عطا فرمائے

خاکسار نیاز محمد انسپکٹر پولیس۔ میرپور خاص سندھ

ڈاکخانہ یا بنک کا سود

ڈاکخانہ یا بنکوں کے سود کے متعلق علاوہ اعلانات اخبار الفضل جماعت ہائے مقامی کو بذریعہ سرکلر چٹھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ وہ ایسے تمام احباب کی فہرستیں دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ جن کا ڈاک خانہ یا بنک میں حساب امانت ذاتی کھلوایا ہوا ہے اور اس زر امانت پر انہیں سود ملتا ہو۔ ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک دوست کے نام اور مکمل پتہ سے اطلاع دی جائے۔ جنہیں ایسے سود کی آمدنی ہو۔ نیز یہ بھی واضح کیا جائے۔ کہ انہیں کسقدر سود سالانہ ملتا ہے۔ ناظر بیت المال

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ آپکا زخم خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھا ہو رہا ہے۔ اور صحت ترقی کر رہی ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے۔ اور کبھی کبھی ہ مثانہ میں درد بھی ہوتا ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں ؛

ولادت باسعادت

حیدرآباد دکن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جناب مولوی عبدالسلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاں اہلیہ ثانی سے خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا اللہ تعالیٰ

بقیہ صفحہ ۳

اور دوسروں کا جوٹھا کھانے پینے میں فخر محسوس کرنے لگے ہیں۔ ہماری تعلیم فراخ خیالی کا سبق دیتی ہوئی ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ کہ یہ پابندیاں توہمات ہیں"

اب بتائیے کہ جب ہندو لیڈر بجائے اس کے کہ اس نفاق انگیز رسم کو دور کرنے کے لئے پورا زور لگائیں اسے پوری شدت کے ساتھ جاری دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس سے آزادی کی کوشش کرنے والوں کے خلاف اس طرح رائے عامہ کو بیدار کرنے میں مصروف ہیں۔ تو ہندو مسلم اتحاد کی کامیابی کی امید کہاں تک کی جا سکتی ہے۔ جو لوگ باہم ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ نہ ملا سکیں۔ قریب نہ بیٹھ سکیں۔ ہاتھ لگنے بلکہ معمولی طور پر چھو جانے سے اشیائے خوردنی کو ناقابل استعمال قرار دے لیں۔ ان کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ دل سے ایک دوسرے کے ساتھ متحد ہو جائیں گے۔ ایک خیال خام ہے۔ دلی اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے ان تنگ انسانیت پابندیوں کو دور کیا جائے۔ اور ہندو مسلمانوں کے ساتھ تمدنی لحاظ سے یہ توہین آمیز سلوک

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

نمبر	نام	مقام
۱۱۹۰	چنن بی بی صاحبہ	میرپور
۱۱۹۱	عظیم بی بی صاحبہ	"
۱۱۹۲	شرف الدین خانصاحب	ریاسی
۱۱۹۳	اہلیہ صاحبہ "	"
۱۱۹۴ و ۱۱۹۵	محمد عالم صاحب	"
۱۱۹۶	معہ ہر دو اہلیہ	"
۱۱۹۷	حسن محمد صاحب	"
۱۱۹۸	لال بی بی صاحبہ	"
۱۱۹۹	نور بیگم صاحبہ	"
۱۲۰۰	مہر بی بی صاحبہ	"
۱۲۰۱	محمد غنی صاحب	"
۱۲۰۲	محمد حسین صاحب	"
۱۲۰۳	معہ پسر خود	"
۱۲۰۴	شاہ بیگم صاحبہ	ریاسی
۱۲۰۵	برکت اللہ صاحب	"
۱۲۰۶	فیض محمد صاحب	"
۱۲۰۷	کرم بی بی صاحبہ	"
۱۲۰۸	معہ دختر	
۱۲۰۹	محمد رفیق صاحب	گوجرانوالہ
۱۲۱۰	محمد الدین صاحب	گورداسپور
۱۲۱۱	محمد رمضان صاحب	شاہ پور
۱۲۱۲	فضل الدین صاحب	گجرات
۱۲۱۳	فتح علی صاحب	شیخوپورہ
۱۲۱۴	محمد بی بی صاحبہ	"
۱۲۱۵	جنت خاتون صاحبہ	تھرپارکر

قابل توجہ مبلغین سلسلہ و سکرٹریان تعلیم و تربیت

کچھ عرصہ سے اکثر مبلغین اور سکرٹریان تعلیم و تربیت جماعت ہائے احمدیہ نے اپنے کام کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھیجنی ترک کر دی ہے۔ یہ ٹھیک نہیں مہربانی فرما کر مبلغین اور سکرٹریان توجہ فرمائیں۔ اور رپورٹیں باقاعدہ بھجوانی شروع کر دیں ؛ ناظر تعلیم و تربیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ شعبان ۱۳۵۷ھ

چھوت چھات اور ہندو مسلم اتحاد

ہندو مسلم اتحاد کا مسئلہ مسائل حاضرہ میں سے اہم ترین خیال کیا جاتا ہے۔ اور بہترین دماغ نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس کو حل کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم ایک گزشتہ مضمون میں بتا چکے ہیں۔ یہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہندو ذہنیت میں تبدیلی نہ کی جائے۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے جب ہندوستان کو فتح کر کے ہندو قوم کو مغلوب کر لیا۔ تو اس وقت ایک ناکام مگر تنگدل حریف کی طرح ہندوؤں نے محض پولیٹیکل اغراض کی بنا پر بعض ایسی باتیں اپنے تمدن میں شامل کیں۔ جن کا لازمی نتیجہ یہ ہو سکتا تھا۔ کہ دونوں اقوام ایک دوسرے کے قریب نہ ہو سکیں۔ اور باہم منافرت اور مغائرت کی خلیج زیادہ سے زیادہ وسیع ہو جائے۔ ایسی تمدنی پابندیاں عائد تو سیاسی اغراض کے ماتحت کی گئی تھیں۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ جزو مذہب سمجھی جانے لگیں۔ اور انہوں نے ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف خطرناک زہر اور عناد بھر دیا۔ اور وہ ان کے ساتھ ایسا توہین آمیز سلوک روا رکھنے لگے۔ جس کی موجودگی میں یہ قطعاً محال تھا کہ مسلمان اپنے دلوں میں ہندوؤں کے لئے کوئی جگہ خالی کر سکتے۔ چنانچہ یہ پابندیاں دونوں قوموں میں ایک ایسے دلی اختلاف کا موجب ہوئیں۔ اور انہوں نے ہندوؤں کی ذہنیت میں ایسی خطرناک تبدیلی کر دی۔ کہ آج تک اس کے اثرات زائل ہونے میں نہیں آئے۔ اور ملک اس کے نقصانات برداشت کرنے پر مجبور ہے۔

ان نفاق انگیز پابندیوں میں سے ایک اہم پابندی وہ تھی جسے آج چھوت چھات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ شرمناک اور ننگ انسانیت رسم محض پولیٹیکل اغراض کے ماتحت اس وقت کے ہندو لیڈروں نے جاری کی تھی۔ لیکن آج اُسے ایک نہایت اہم جزو مذہب خیال کیا جاتا ہے۔ بھائی پرمانند صاحب اپنے اخبار "ہندو" (۲۰-اکتوبر) میں لکھتے ہیں کہ:-

"ادھر بدھ دھرم کا زوال ہو گیا اور بیرونی حملہ آوروں نے ہندوستان پر حملے شروع کر دیئے"۔

آگے ان حملوں میں ہندوؤں کی بے بسی اور بے چارگی اور تاب مقاومت سے محرومی کا ذکر کرنے کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ:-

"ہندوؤں کو اپنی قومی زندگی بچانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ انہوں نے ایسی سوشل پابندیاں پیدا کیں جن سے کہ وہ اپنی صدیوں تک حفاظت کرنے کے قابل ثابت ہوئے۔ انہوں نے محسوس کر لیا۔ کہ ایک غیر قوم نے آ کر انہیں دبا لیا ہے۔ اس غیر قوم کے پنجے سے چھوٹنے کے لئے پولیٹیکل اور جنگی طاقت کی ضرورت تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اس وقت میں یہ پولیٹیکل طاقت صرف اس حالت میں پیدا کی جا سکتی تھی۔ جبکہ ہندوؤں کے اندر یہ احساس بڑے زور سے موجود رہتا۔ کہ وہ ایک غیر قوم کے تابع ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ان سوشل پابندیوں نے اس احساس کو قائم رکھا۔ سب سے بڑی پابندی تو یہ تھی۔ کہ جن غیر ملکی لوگوں نے ہماری آزادی کو چھین لیا ہے۔ ہمارے دھرم پر حملے کئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارا سا ماجک بیوہار نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں نے غیروں کے ہاتھوں کا چھوا ہوا کھانا ممنوع قرار دیا۔ ہندو عورتوں کا غیروں کے ساتھ چھونا ممنوع قرار دیا۔ غرضیکہ جو بات بھی ایک قوم کے اندر **محبت کے بھاؤ اور میل جول** پیدا کرتی ہے۔ اسے ہندوؤں نے صرف ہندوؤں تک ہی محدود کر دینا دھرم بنا دیا"۔

پھر آگے چل کر آپ صاف الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں۔ کہ:-

"ہندوؤں کی یہ سوشل پابندیاں پولیٹیکل بنیادوں پر استوار کی گئی تھیں"۔

صاف ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں نے یہ پابندیاں اس واسطے تجویز کی تھیں کہ وہ اپنی جداگانہ ہستی کو برقرار رکھ سکیں اور مسلمانوں سے مقابلہ کی طاقت اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ اور اس طرح جب موقعہ ملے مسلمان حملہ آوروں سے اپنا ملک واپس لے لیں۔ اور ان کو باہر نکال دیں۔ لیکن کاش ان پابندیوں کے عائد کرنے والے آج زندہ ہوتے۔ اور ان کی ناکامی پر ماتم کر سکتے۔ اور دیکھ سکتے۔ کہ یہ کس طرح ہندوستان کی کمزوری اور اسے پولیٹیکل لحاظ سے گرانے کا موجب ہوئی ہیں۔ ان پابندیوں کے باعث ان کے اندر تو کوئی طاقت نہ پیدا ہونی تھی اور نہ ہوئی۔ ہاں ہندوستان کی طاقت اس سے کمزور در کمزور ہو گئی۔ اور اس طاقت کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبی جس نے بارہا ہندوستان کی طاقت پر غلبہ حاصل کیا تھا۔ ہندوؤں کی ان تمام چالوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ان کے ملک کو دوسری اقوام کی غلامی سے تو نجات نہ مل سکی۔ لیکن وہ خود ایک ایسی ذہنی غلامی کا شکار ہو گئے۔ کہ جس کی موجودگی میں ان کے لئے غیر ملکی حکومت کی غلامی سے آزادی کے امکانات بہت تنگ ہو گئے ہیں۔

چاہیئے تھا۔ کہ ہندو راہنما اس تلخ تجربہ سے سبق حاصل کرتے۔ اور اپنی قوم کی ذہنیت کو درست کرنے کی کوشش کرتے۔ جو ہندوستان کے لئے نہایت مہلک ثابت ہوئی۔ اور ہو رہی ہیں۔ لیکن اسے اس ملک کی بدقسمتی سمجھنا چاہیئے۔ کہ ابھی تک ان کی آنکھیں نہیں کھلیں ابھی تک وہ ان پابندیوں کو جو وقتی طور پر سیاسی طاقت پیدا کرنے کے لئے رائج کی گئی تھیں۔ لازمی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی ناکامی کا اعتراف کر کے ان کو ترک کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

چنانچہ اپنے اسی مضمون میں بھائی پرمانند صاحب نے ہندو قوم کے ان نوجوانوں کو بہت کوسا ہے۔ جو مغربی تہذیب کے زیر اثر ان پابندیوں کی گرفت سے تھوڑا بہت آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:-

"مجھے یہ دیکھ کر رنج بھی ہوتا ہے اور حیرت بھی کہ موجودہ غلامی نے ہمارے دل اور دماغ پر ایسا گہرا اثر پیدا کیا ہے کہ ہم اس اصول کو بھی سمجھنے کے ناقابل ہو گئے ہیں۔ ہماری بڑی جماعت کے سب لوگ بڑے بڑے ہوٹلوں میں کھانا۔ وہاں ہی ضیافتیں اڑانا بڑا بھاری فیشن سمجھنے لگ گئے ہیں جس دویش کے خیال نے ہمارے قومی احساس کو برقرار رکھا تھا۔ وہ جڑوں سے کاٹا جا رہا ہے۔ ہمارے چھوٹی جماعتوں کے لوگ اپنی بھوک اور غریبی کے باعث یہ پابندیاں قائم نہیں رکھ سکتے۔ اور ہمارے پولیٹیکل لیڈر فرقہ وارانہ اتحاد کی خاطر سب پابندیاں اڑا دینا چاہتے ہیں۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

اصحاب فیل کا قصہ

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ۔ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ۔ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ۔ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ۔ اصحاب فیل کا واقعہ تاریخی واقعہ ہے۔ اور اس سال کا ہے۔ جس سال حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے نیز یہ قدر مشہور تھا۔ اور اس سورۃ کے نزول کے وقت بعض اس کے دیکھنے والے بھی زندہ تھے۔ کہ اس سورت کو الم تر سے شروع کیا ہے۔ یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ اصحاب فیل سے تیرے رب نے کیسا سلوک کیا۔ اس نے ان کی ساری کوشش اکارت کر دی اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے۔ جو انہیں کنکریوں کی طرح کے سنگریزوں سے مارتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کو کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔ اس پر عجیب عجیب خلاف واقعہ اور خلاف عقل روغن چڑھایا گیا ہے۔ اور کم سے کم یہ لکھا گیا ہے۔ کہ پرندے جھنڈ کے جھنڈ آتے تھے۔ اور ان کے پنجوں اور چونچوں میں کنکریاں ہوتی تھیں۔ ہر کنکری پر کسی لشکری کا نام ہوتا تھا۔ اور انہیں ایسا تاک کر مارتے تھے۔ کہ وہ سپاہی وہیں ڈھیر ہو جاتا تھا۔ حالانکہ اصل بات یہ تھی حبشیوں کا لشکر مکہ کا محاصرہ کئے پڑا تھا۔ کہ یکدم موسم متغیر ہوا ایسے وقت میں بعض قسم کے خاص پرندے بلکہ وہ پرندے جو ہماری زبان میں بھی ابابیل کہلاتے ہیں بکثرت نکل آیا کرتے ہیں۔ آسمان پر اڑنے لگے۔ بارش شروع ہوئی۔ اور اس قدر اولا پڑا گویا آسمان سے سنگریزوں کی بارش ہوئی یہی حجارۃ من سجیل تھے۔ نیز بہت کچھ نقصان جان اس وجہ سے بھی ہوا۔ کہ فوج ایک کھلی وادی میں تھی۔ اور بارش کی کثرت سے سیلاب آگیا تھا۔ اس کے بعد منشائے الٰہی سے جیسا کہ حبشیوں کی نسل کو چیچک کی بیماری سے خاص الخاص مناسبت ہے۔ یہ وبا اس لشکر میں پھوٹ نکلی۔ اور اس قدر مہلک ثابت ہوئی کہ اکثر کا صفایا ہو گیا (بقول ابن ہشام ساٹھ ہزار کا) اور پس ماندگان واقعی کھائے ہوئے بھس کی طرح ہو گئے۔ اس سورت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دو عذاب ان پر آئے۔ ایک ژالہ باری اور بارش کے طوفان کا جس سے فوری ہلاکت واقع ہوئی، دوسرا چیچک کی ... چونکہ اولوں بارش اور طوفان سے پہلے ابابیل بہت کثرت سے آسمان پر نمودار ہو جاتے ہیں اس لئے یہی نظر آتا تھا۔ کہ گویا ان عذاب کے اولوں کو یہ جھنڈ پرندوں کے اپنے ساتھ لائے تھے۔ پھر معاً اس کے ساتھ چیچک نے تباہی ڈال دی۔ یہ دونوں ایسی باتیں ہیں۔ کہ ان کے لئے کسی خاص عجوبہ سازی کی جیسی کہ تفسیروں میں مذکور ہے ضرورت نہیں پڑتی۔ عذاب الٰہی تھا جس شکل میں خدا نے چاہا اسے نازل کیا۔ اسے غیر معمولی سنگریزے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ جب وہ معمولی سنگریزے آسمان سے برسا کر ان پر عذاب بھیج سکتا تھا۔ اور حبشیوں کے جسموں پر کنکریوں کے نشان ڈالنے کی کیا حاجت تھی۔ جب اس کے خزانہ میں چیچک کے داغ ڈالنے والی بیماری کے کیڑوں کی فوج موجود تھی۔ اور پرندے تو صرف آنے والے طوفان کا نشان تھے۔

(۲) ایک اور معنے بھی اس صورت کے ایسے ہو سکتے ہیں۔ جس میں صحیح واقعہ بغیر فرضی مبالغوں کے آجاتا ہے۔ وہ یہ کہ اَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ یعنے ہم نے جب ان کو ہلاک کر دیا۔ تو جھنڈ کے جھنڈ مردار خوار پرندے مثلاً گدھ کوے وغیرہ ان مردوں کے کھانے کے لئے وہاں بھیج دیئے۔ اس سورۃ میں اَلَمْ تَرَ کہہ کر آنحضرتؐ یا ہر مسلمان کو بصیغہ واحد حاضر مخاطب کیا گیا ہے۔ وہی صیغہ واحد حاضر کا تَرْمِیْھِمْ میں پھر بولا گیا ہے۔ یعنی اے محمد یا اے مسلمان یہ جو تو حج کے دنوں میں مینا میں جا کر رمی جمار کرتا ہے۔ یہ ان اصحاب الفیل ہی کو تو کنکریاں مارتا ہے یعنے حج کے موسم میں جو کنکریاں تین ... کی جاتی ہیں۔ جنکو رمی جمار کہتے ہیں۔ وہ شیطانوں کو کیا دراصل اصحاب الفیل کو ہی بطور یادگار کے ماری جاتی ہیں۔ کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ اصحاب فیل کا لشکر مزدلفہ اور مینا کے درمیان مقام محسر یا محقر میں اترا تھا اور حاجی لوگ بھی اسی جگہ جا کر کنکریاں مارتے ہیں۔ پس مطلب ساری سورت کا یہ ہوا کہ اے محمد یا اے مسلمان کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کیا اس نے انکی جنگی تدابیر کو ملیا میٹ نہیں کر دیا اور ان کو دبا نے چیچک سے ہلاک کر کے ان پر مردار خوار پرندے مسلط نہیں کر دیئے۔؟ یہ وہی جگہ تو ہے جہاں تو ان کو کنکریاں مارتا ہے۔ اور تیرے رب نے ان کو کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔ (یہاں ت کے معنی ... کی بجائے اور کے کرنے ہوں گے) حاجی جو بطور شکریہ اور تحدیث بالنعمۃ کے اس جگہ کنکریاں مارتا ہے۔ تو اس لئے تا کہ ایک طرف خدا تعالیٰ نے کے اس فضل کو جو کعبہ پر ہوا یاد رکھے دوسرے ہر اس قوم یا دشمن سے لڑنے کو مستعد رہے۔ جو کبھی بیت اللہ پر حملہ آور ہو۔

تیسرے اصحاب فیل پر بسبب ان کے خانہ خدا پر حملہ آور ہونے کے عملی نفرت اور لعنت کے جذبے کا اظہار کرتا ہے۔ جس طرح ابراہیم و اسمٰعیل کی قربانی اور طواف اور ہاجرہ کے صفا مروہ پر دوڑنے کی نقل وہ عبادت اور ثواب سمجھ کر کرتا ہے۔

بہر حال سنگریزوں سے یا تو ژالہ باری مراد ہے۔ جو بارش کے ساتھ ہوئی۔ یا وہ سنگریزے مراد ہیں۔ جو حاجی لوگ حج کے دنوں میں منیٰ میں جا کر رمی جمار کے طور پر اصحاب فیل کی یادگار کو مارتے ہیں۔ یہ معنے کہ مردار خوار پرندے ان کا گوشت پتھروں پر مار مار کر کھاتے تھے۔ اور یہی معنے تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ کے ہیں۔ مجھے ماننے میں اس وجہ سے تامل ہے۔ کہ میں نے بکثرت گدوں چیلوں کوؤں کو مردار کھاتے دیکھا ہے۔ مگر کبھی یہ بات نہ دیکھی نہ سنی کہ یہ جانور گوشت کو پتھروں پر مار مار کر کھایا کرتے ہیں۔ پس جب تک کوئی شہادت اس بات کی مہیا نہ ہو۔ یا کوئی دوست اپنا چشم دید واقعہ نہ بیان کریں۔ تب تک یہ معنے نہیں کئے جا سکتے۔

اب دیکھو یہ حوالہ جات :-

(۱) "اوپر سے بارش ہوئی۔ اور اس وادی میں سیلاب آیا۔ بہت سارے لشکری ہلاک ہو گئے"۔

(حال اصحاب الفیل۔ نور الدین بجواب ترک اسلام)

(۲) "جس مقام پر یہ لشکر ہلاک ہوا وہ مزدلفہ اور منا کے درمیان کی جگہ ہے اب بھی حاجی لوگ رمی جمار کے لئے اسی میدان سے کنکریاں چنکر ساتھ لے آتے اور ان سے رمی جمار کرتے ہیں"

(تفسیر سورۂ فیل۔ نوٹ حضرت خلیفہ اول)

توحیدِ اسلام اور ورقہ بن نوفل

قرآن کریم پر عیسائیوں کے ایک اعتراض کا جواب

۱

اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ان کے نزدیک ایک بہت بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ دُنیا کے سامنے جو تعلیمات پیش کیں۔ اور جو بھی مفید اور کارآمد اصول بنی نوع انسان کی ترقی کے لئے وضع فرمائے وُہ آپ نے عیاذاً باللہ ان عیسائیوں سے سیکھے تھے۔ جو اس وقت ملکِ عرب میں پائے جاتے تھے۔ خدا تعالےٰ کے الہام اور اس کی وحی کا اس میں دخل نہیں تھا۔

اس اعتراض کا ایک جواب تو اصُولی ہے۔ اور ایک تفصیلی۔ اصُولی جواب یہ ہے۔ کہ اگر عیسائی ہی اسلامی تعلیم کا اصل منبع ہیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ انہوں نے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کس لئے کی اور کیوں دن رات آپ کے خلاف منصُوبہ بازیاں اور شرارتیں جاری رکھیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ جس تعلیم کی اشاعت کی جا رہی ہو وہ تو عیسائیوں کی ہو۔ مگر اس کی مخالفت اور دُشمنی میں بھی عیسائی پیش پیش ہوں۔ اس کے تو یہ معنے ہُوئے۔ کہ عیسائی اپنے مذہب کے آپ دُشمن ہیں۔ اور انہیں اتنی بھی سمجھ نہیں۔ کہ اس شاخ کو کاٹنا جس پر انسان خود بیٹھا ہو عقلمندی اور دُور اندیشی سے بعید ہے۔

تفصیلی جواب یہ ہے۔ کہ محض دعوے کسی امر کو ثابت نہیں کر سکتا۔ عیسائیوں کا اعتراض محض ایک دعوےٰ ہے۔ جس کا بارِ ثبوت اُن کے ذمّہ ہے وہ اگر اپنے اعتراض کو واقعات کی روشنی میں ثابت کر سکتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ دلائل پیش کریں۔ اور تاریخ کی روشنی میں بتائیں۔ کہ کب رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت کے عیسائیوں سے استفادہ کیا۔

اس موقعہ پر بعض عیسائی یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ دُور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ورقہ بن نوفل جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ وُہ عیسائی تھا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے پاس جایا کرتے تھے۔ اور آپ نے جو کچھ سیکھا دراصل اسی سے سیکھا ہے۔ اس اعتراض کی تردید میں بجائے اس کے کہ کوئی اور بات پیش کی جائے۔ خود ورقہ بن نوفل کو ہی پیش کیا جاتا ہے احادیث میں ذکر آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب پہلی بار جبریل امین وحیٔ ربانی لے کر غارِ حرا میں آیا۔ اور اس نے کہا اِقْرَأْ تو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی خوفزدہ ہُوئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ میں پڑھا ہُوا نہیں۔ اس پر اس نے سینہ سے آپ کو لگا کر زور سے بھینچا۔ اور کہا۔ اقرأ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر وُہی جواب تھا۔ کہ ما انا بقاریٍٔ جبریل نے پھر آپ کو زور سے بھینچتے ہُوئے کہا۔ اقرأ۔ مگر رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ ما انا بقاریٍٔ۔ اس پر اس نے تیسری دفعہ پھر آپ کو سینہ سے لگا کر زور سے دبایا۔ اور کہا۔ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۔ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ یہ کہکر فرشتہ تو غائب ہوگیا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہایت ہی خوفزدہ ہوئے۔ اور آپ اسی گھبراہٹ کی حالت میں گھر پہنچے۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ مجھ پر جلدی سے کپڑا اوڑھ دو انہوں نے فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اور جب آپ کو قدرے سکون حاصل ہُوا۔ تو آپ نے یہ تمام واقعہ حضرت خدیجہ کے سامنے بیان فرمایا۔ اور اپنی حالت کا ان الفاظ میں اظہار کیا۔ کہ لقد خشیت علی نفسی مجھے اپنے نفس کے متعلق بہت کچھ خوف پیدا ہوگیا ہے۔ تب حضرت خدیجہ رضؓ نے جو آپ کی زندگی کی ہر حرکت سے واقف و آگاہ تھیں۔ اور جو آپ کے پاکیزہ شمائل و اخلاق کو خوب جانتی تھیں۔ آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ کلّا ابشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابدا۔ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف و تعین علےٰ نوائب الحق۔ کہ آپ ایسا خیال تک بھی اپنے دل میں نہ لائیں خدا کی قسم۔ اللہ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ وُہ ہیں۔ جو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں۔ باریک در باریک اخلاق اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور حق پر لوگوں کے مددگار بنتے ہیں۔ پھر کیا آپ جیسے انسان کو خدا تعالےٰ ضائع کر دے گا۔ بخدا کبھی ضائع نہیں کریگا۔ اس جواب کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو شرک کا تارک تھا۔ اور صحف مقدسہ سے خوب واقف تھا۔ مگر بڑھاپے کی وجہ سے اپنی بینائی کھو چکا تھا۔ حضرت خدیجہ نے ان سے جا کر کہا۔ کہ اپنے اس بھائی کے بیٹے کی ذرا بات تو سُننا۔ اس نے پوچھا کیا ہُوا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وُہ تمام واقعہ سُنا دیا۔ جو غارِ حرا میں آپ پر گزرا تھا۔ وُہ یہ واقعہ سُنکر کہنے لگا۔ ھٰذا الناموس الذی انزل اللہ علےٰ موسیٰ یالیتنی فیھا جذعًا یالیتنی اکون حیًا۔ اذ یخرجک قومک۔ کہ یہ تو وُہی فرشتہ ہے۔ جو حضرت موسےٰؑ پر وحی لایا۔ اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں۔ جبکہ تیری قوم تجھے اپنے عزیز وطن سے نکال دے گی۔ اور عداوت و دُشمنی کا ایک لگاتار سلسلہ تیرے ساتھ جاری رکھے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت ہی حیران ہوکر پوچھا۔ او مخرجی ھم۔ کیا میری قوم مجھے نکال دے گی۔ ورقہ نے جواب دیا۔ ہاں کیونکہ لم یأت رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی۔ وان یدرکنی یومک انصرک نصرًا مؤزرًا (مشکوٰۃ کتاب الفتن فی المبعث وبدء الوحی) آج تک کوئی بھی رسُول ایسا نہیں آیا۔ جس کے ساتھ اس کی قوم نے عداوت نہ کی ہو۔ اگر خدا نے مجھے زندگی بخشی۔ تو میں حتے المقدور اس وقت تیری بہت مدد کروں گا۔

افسوس کہ ورقہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے ایام دیکھنے نصیب نہ ہُوئے۔ اور وُہ تھوڑے دنوں بعد ہی وفات پا گیا۔ مگر کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وُہ ورقہ بن نوفل جسے عیسائی اپنی ناواقفیت کے نتیجہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معلم قرار دیتے ہیں۔ آپ کی رسالت پر ایمان لا چکا تھا۔

اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند تر شان کی ایک جھلک دیکھ کر ہی آپ پر پروانہ وار فدا ہو چکا تھا پس ورقہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استاد نہیں تھا۔ بلکہ اس نے اپنی عمر کے انحطاط کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اپنے لئے پسند کی تھی۔ اس ایک واقعہ کے علاوہ کسی تاریخ سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ورقہ بن نوفل کے پاس گئے ہوں۔ اور اس سے مسائل دینیہ سمجھتے رہے ہوں۔ اگر کسی عیسائی میں ہمت ہے تو وہ ثبوت پیش کرے۔ ورنہ بے بنیاد اور جھوٹی باتیں پیش کرنا شریف آدمیوں کا طریق نہیں۔

پھر قرآن مجید پڑھ کر دیکھ لو اس میں کس جاہ و جلال اور پر شکوہ الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس میں کسی انسان کا ہرگز دخل نہیں بلکہ یہ اس خدا کا نازل کردہ کلام ہے جو واحد اور لاشریک ہے۔ پھر کس طرح اس میں بار بار کہا گیا ہے۔ کہ اگر تم اسے انسانی افترا سمجھتے ہو۔ تو فاتوا بسورۃٍ من مثلہٖ ایک سورت ہی اس کے مقابلہ میں لکھ لاؤ۔ کس طرح بار بار کہا گیا ہے۔ کہ الرحمٰن علّم القراٰن یہ قرآن خدائے رحمان کی کتاب ہے۔ و انہ لتنزیل رب العالمین۔ نزل بہ الروح الامین علیٰ قلبک لتکون من المنذرین بلسانٍ عربیٍ مبین یہ رب العالمین کا نازل کردہ کلام ہے جو روح الامین کے ذریعہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اترا۔ تاکہ وہ لوگوں کو ڈرائے انزلہ الذی یعلم السرّ فی السمٰوٰت والارض انہ کان غفوراً رحیما۔ اسے اس خدا نے اتارا ہے۔ جو زمین و آسمان کے بھیدوں سے واقف ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ کہا گیا۔ کہ انک لتلقی القراٰن من لدن حکیم علیم۔ کہ تجھے علیم اور حکیم خدا کی طرف سے قرآن سکھایا گیا ہے۔ مگر باوجود اس تحدی کے کہیں ثابت نہیں۔ کہ کسی عیسائی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ کہا ہو۔ کہ یہ باتیں تو آپ نے ہم سے سیکھی ہیں۔ اب انہیں خدا کی طرف کس طرح منسوب کر رہے ہیں۔

پس قرآن کریم کا اس بات کو نہائت زور کے ساتھ پیش کرنا کہ یہ کتاب خدا تعالےٰ نے اتاری ہے۔ اور اس وقت کے عیسائیوں میں سے کسی ایک کا بھی یہ اعتراض نہ کرنا کہ یہ تو ہماری تعلیمات ہیں۔ آپ انہیں خدا کی طرف کیوں منسوب کر رہے ہیں۔ بتاتا ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت موجودہ زمانہ کی پیداوار ہے۔

پھر اگر کسی شخص کے لئے یہ ممکن تھا کہ وہ عیسائیوں سے کچھ سیکھ کر دنیا میں وہ عظیم الشان تغیر پیدا کر دیتا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ پیدا ہوا۔ تو وہ عیسائی خود علم رکھنے کے باوجود کیوں ملک عرب میں ایک رائی کے برابر بھی تغیر پیدا نہ کر سکے۔ اور کیوں ایسا ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد تو لاکھوں انسان پروانہ وار جمع ہو گئے۔ لیکن عیسائیوں کو قطعاً کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ آخر کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم سیکھی عیسائیوں سے سیکھی مگر اس تعلیم کے حامل تو قعر ذلت میں گرے رہے۔ لیکن ایک اور شخص نے انہی سے سیکھ کر دنیا کو ہلا دیا۔ جب ایک جزو کا مالک اتنا تغیر پیدا کر سکتا ہے۔ تو کل کے مالکوں کو تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دینے چاہئیں تھے۔ مگر ہوا کیا۔ ہوا یہ کہ عیسائی تو اسی طرح ذلیل و خوار رہے۔ جس طرح پہلے تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ عظیم الشان ترقی کی۔ کہ ایک عیسائی مورخ کو اپنے قلم سے یہ الفاظ لکھنے پڑے کہ کیا کبھی ممکن ہے جس شخص نے اپنے ملک میں مستقل طور پر ایک عظیم الشان اصلاح کر دی ہو۔ اور وہاں ایک ذلیل قسم کی بت پرستی کی بجائے جس میں کہ اس کا ملک صدیوں سے مبتلا تھا خدائے واحد کی پرستش کا جھنڈا گاڑ دیا ہو۔ اور جس نے بچہ کشی کے رواج کا قلع قمع کر دیا ہو۔ اور شراب خوری اور قمار بازی کے لئے حکم امتناعی جاری کر دیئے ہوں۔ اور جس نے کثرت ازدواج کو جس کا اس وقت رواج تھا۔ مقابلۃً نہائت ہی تنگ دائرہ کے اندر محدود کر دیا ہو۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ کیا ممکن ہے۔ کہ اس طرز کا سرگرم اور عظیم الشان ریفارمر (نعوذ باللہ) دھوکے باز تھا۔ اور اس کی تمام زندگی محض ریاکاری تھی۔ نہیں اور ہرگز نہیں‘‘

(جان ڈیون پورٹ)

پس عیسائیوں کا یہ اعتراض کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے توحید کی تعلیم عیسائیوں سے سیکھی۔ نتائج اور واقعات پر غور کرنے سے بالکل باطل ثابت ہوتا ہے۔

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

لاہور

عبد الکریم صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں جملہ احمدی احباب نے یوم التبلیغ میں حصہ لیا۔ تقریباً سولہ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ غیر احمدی اصحاب نے پیغام کو نہائت توجہ سے سنا بعض نے مزید تحقیقات کا وعدہ کیا مستورات نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔

انبالہ

مرزا بشیر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۶ اکتوبر کو جماعت احمدیہ کے تین وفود بنائے گئے۔ جنہوں نے مختلف مقامات میں تبلیغ کی۔ ۲۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ۳۰۰ افراد کو احمدیت کا پیغام پہونچایا گیا۔

شاہجہانپور

مرزا محمد حسین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ احباب جماعت نے وفود کی صورت میں اور انفرادی طور پر پیغام حق پہونچایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تصانیف اور بیسیوں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

چک ۲۳۲ ج ب

محمد اعظم صاحب سکرٹری انصار اللہ تحریر کرتے ہیں۔ تمام افراد جماعت نے نہائت تندہی اور انہماک سے تبلیغ احمدیت کی۔ ۷۰۰ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور ۷۰ ٹریکٹ غیر احمدیوں میں تقسیم کئے گئے۔ ۲۸ ٹریکٹ ۲ پیکٹوں میں بذریعہ ڈاک مختلف غیر احمدیوں کے نام روانہ کئے گئے۔

جالندھر چھاؤنی

فضل الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی تحریر کرتے ہیں۔ تمام احباب جماعت نے اپنا پورا وقت صبح سے شام تک تبلیغ میں صرف کیا۔ جالندھر چھاؤنی سے جالندھر شہر تک ٹریکٹ تقسیم کئے گئے قریباً ۳۰۰ ٹریکٹ تقسیم کیا گیا۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

کوٹ رحمت خاں

محمد ابراہیم صاحب سکرٹری تحریر کرتے ہیں۔ تمام احباب جماعت نے ایک ہی گروپ کی صورت میں تبلیغ کی موضع موسن چک ۳۰ ۔ ریلوے سٹیشن لو موضع جیش ۲۸ چک میں پھر کر لوگوں کو پیغام حق پہونچایا۔ ٹریکٹ بھی کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی شامل تھیں۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی رپورٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء

۱۳ ماہ حال کو بعد نماز عشاء مسجد نور میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کا چھٹا ماہوار اجلاس عام منعقد ہوا جس میں مولوی عبدالسلام صاحب عمر نے اخلاقیاتِ اسلامیہ پر خلیل احمد صاحب ناصر نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے استقلال پر تقاریر فرمائیں۔ خاکسار نے گزشتہ ماہ کی رپورٹ پڑھی جو درج ذیل ہے:-

اواخر ستمبر تک مجلس کے قیام پر چھ ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے۔ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس عرصہ میں ہمیں ترقی عطا کی دعا ہے کہ ہر آن ہمارا قدم آگے ہی بڑھتا جائے آمین

مرکزی مجالس

دارالرحمت:- ماہ ستمبر کے دوران میں محلہ دارالرحمت کے خدام پوری سرگرمی سے مصروف عمل رہے۔ سڑکوں گلیوں اور نالیوں کی صفائی و مرمت کرتے رہے۔ کتاب البریہ کا درس دیا جاتا رہا۔ بیس ناداروں کو کھانا کھلایا گیا۔ بیواؤں کا سودا سلف لا کے دیا جاتا رہا۔ جن میں دو کا آٹا پسوا کے دیا گیا محلہ میں پہرہ کا انتظام کیا گیا۔ ایک گم شدہ بچہ کو والدین تک پہنچایا گیا۔ بعض مریضوں کو اٹھا کے ہسپتال پہنچایا گیا۔ اور ان کی تیمارداری کے لئے خدام کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ بعض مریضوں کے لئے ڈاکٹری امداد اور دوا مہیا کی گئی۔ کھارا۔ احمد آباد قادر آباد میں تربیتی اور کلو سوہل میں تبلیغی وفد بھیجے گئے۔ پابندی نماز کی تلقین کی گئی اور اسی کا نتیجہ ہے کہ مسجد کا صحن اپنی وسعت کے باوجود نمازیوں کے لئے ناکافی ثابت ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اقتباسات بورڈ پر لکھے جاتے رہے جن کے باعث مدتوں کے روٹھے مل رہے ہیں۔ نائٹ سکول میں پچاس طلبا کو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھایا اور نماز کا ترجمہ سکھایا گیا دعائیں سکھائی گئیں۔ "حضرت فضل عمر کے کارنامے" پر تحریری مقابلہ میں دس خدام نے حصہ لیا۔ تربیت اطفال کا انتظام تسلی بخش ہے۔ بچوں کو نماز میں لانے کے علاوہ اخلاقی باتیں مثلاً السلام علیکم کہنا اور بزرگوں کا احترام کرنا سکھائی گئیں۔

دارالفضل میں سڑکوں کی مرمت نالیوں کی صفائی کی گئی۔ گڑھے پر کئے گئے۔ تین تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ ایک محتاج عورت کا سامان منتقل کیا گیا۔ مسجد کے بورڈ پر اصلاحی اقتباس لکھے گئے جنازوں کی تجہیز و تکفین کی گئی۔ نماز فجر کے لئے جگایا گیا۔ بعض خدام گھنٹوں مصروفِ عیادت رہے۔ دعوۃ الامیر کا درس دیا جاتا رہا۔ معذوروں کی راہنمائی اور تبلیغ کی گئی۔ محتاجوں کا سامان سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ نائٹ سکول میں قرآن مجید ناظرہ و باترجمہ۔ صرف اور نماز باترجمہ پڑھائی گئی۔

دارالبرکات میں ریلوے روڈ پر مٹی ڈالی گئی۔ فتح اسلام اور کشتی نوح کا درس دیا گیا۔ گڑھے پر کئے گئے۔ بیواؤں کی مدد کی گئی۔ تبلیغی وفد بھیجے گئے۔ سٹیشن پر پانی پلانے۔ ریزگاری مہیا کرنے اور سامان اٹھانے کا اہتمام کیا گیا۔ نماز فجر کے لئے جگانے مسجد کو صاف کرنے اور محلہ میں پہرہ کا انتظام کیا گیا۔ ہندو اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر صاحب پر چوروں کے حملہ کی خبر پر چند خدام ان کے پاس گئے۔ ان سے اظہار ہمدردی کیا۔ اور اپنی خدمات پیش کیں۔ کئی دن تک عیادت کے لئے جاتے رہے۔ محلہ کی گلیوں کی نیز مسجد کے آس پاس صفائی کی گئی۔ گند کو صاف کیا گیا۔ بیواؤں کو آٹا پسوا کر اور سودا سلف لا کر دیا گیا۔ نائٹ سکول باقاعدہ جاری رہا۔ اس محلہ کے بچے خدا کے فضل سے نماز فجر کے لئے جگاتے رہے اس مجلس کے سرگرم رکن عنایت اللہ صاحب محمود جنہیں تبلیغ کا خاص شوق تھا فوت ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ خدا تعالےٰ ان کے والدین کو صبر جمیل دے۔

ریتی چھلہ میں مسجد میں مٹی ڈالی گئی دیوار مرمت کی گئی۔ نماز فجر کے لئے جگایا گیا۔ ضرورۃ الامام کا درس دیا اور نائٹ سکول میں قرآن کریم کا ترجمہ اور نماز پڑھائی گئی محلہ کے غیر احمدیوں سے تعلقات بڑھائے اور انہیں تبلیغ کی گئی۔ بچے نماز کے پابند ہو رہے ہیں۔ انہیں نماز اور دیگر مسائل اسلامی سکھائے گئے۔ تحریک جدید کے خطبات سے بعض اقتباس یاد کروائے گئے

دارالسعۃ میں مسجد کے پودوں کو پانی دینے۔ گلی و مسجد کی صفائی کرنے اور سڑکوں پر نالی کھودنے کا اہتمام کیا گیا۔ غیر مسلم محتاجوں کی مدد کی گئی۔ نماز فجر کے لئے جگایا گیا۔ مٹی ڈالی گئی۔ تبلیغی وفد بھیجا گیا کشتی نوح کا درس دیا گیا

حلقہ مسجد مبارک میں درس قرآن مجید میں پنکھا کھینچ۔ اور پانی پلایا گیا۔ سڑک اور نالیوں کی مرمت۔ بیواؤں کی مدد۔ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ نماز فجر کیلئے جگایا گیا۔ ۲۶ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ ایک مسافر کا سامان سٹیشن پر پہنچایا گیا۔ نائٹ سکول میں قرآن مجید پڑھایا اور نماز سکھائی گئی۔ مہمانخانہ اور مسجد اقصیٰ کے حوضوں میں پانی ڈالا گیا۔

مسجد اقصیٰ میں روزانہ مسجد کے حوض میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ صحن مسجد میں جاروب کشی کی گئی۔ سیڑھیاں دھوئی گئیں۔ عیادت کی گئی نائٹ سکول میں قرآن مجید باترجمہ و ناظرہ پڑھایا گیا

ناصر آباد میں معذورین کا سودا لایا گیا۔ پر جوش طریق پر تبلیغ کی گئی نزول المسیح کا درس دیا گیا۔ سڑک مرمت کی گئی

احمد آباد میں خدام کو مسائل اسلامیہ سکھائے گئے۔ تربیتی جلسے منعقد کئے۔ مسجد دھوئی گئی۔ محتاجوں اور بیواؤں کو سودا سلف لا کے دیا گیا۔ ایک رستہ کی مرمت کی گئی۔ محتاجوں کو کھانا کھلایا گیا۔ بیمار پرسی کی گئی۔

قادر آباد میں سڑک پر مٹی ڈالی گئی نماز کا ترجمہ سکھایا گیا۔ گلی صاف کی گئی نماز کے لئے جگایا گیا۔ تبلیغ کی گئی سست احباب کو نماز کی تاکید کی گئی۔

بیرونی مجالس

مونگ ضلع گجرات میں نالیوں اور غسلخانہ کی صفائی کی گئی۔ جمعہ کے دن احباب کے غسل کیلئے پانی نکالا گیا۔ خطبہ کے دوران میں پنکھا ہلایا گیا۔ ۱۵ مریضوں کی عیادت کی گئی بعض کے لئے دوائی مہیا کی گئی بعض کو ہسپتال پہنچایا گیا جنکی باقاعدہ خبر گیری کی گئی تلقین پابندی نماز کی گئی۔ بعض مستورات کو قرآن مجید پڑھایا گیا۔ تبلیغ کی گئی نماز فجر کے لئے جگایا گیا۔ پھسلنے سے ایک گائے کا پاؤں ٹوٹ گیا۔ خدام نے اسے چارپائی پر اٹھا کے گھر پہنچایا بیواؤں کی خبر گیری کی گئی۔

حیدر آباد دکن میں مسلسل کئی دن تک ۳-۴ گھنٹے روزانہ کام کر کے احمدیہ جوبلی ہال اور احمدیہ قبرستان کی صفائی کیگئی۔ خاردار پودوں کو اکھیڑ کر صاف کیا گیا زمین ہموار کی گئی گھاس اکھیڑا گیا صحن میں نالی کھودی گئی روزانہ تین حلقوں میں قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا رہا۔ وہاں کے جلسہ سالانہ میں تین دن خدام نے نہایت محنت سے کام کیا۔ پوسٹر لگائے۔ اشتہارات تقسیم کئے۔ ہال کے فرش کے انتظامات کئے۔

دہلی بار، اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ ۴ار اشخاص ملازم کرائے گئے۔ آٹھ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ دو اشخاص کے لئے مکان تلاش کیا گیا۔ ایک کو مکان تبدیل کرنے میں مدد دی گئی۔ گمشدہ بچہ کو گھر پہنچایا گیا۔ تین گھنٹہ صرف کرکے ایک جھگڑے میں صلح کرادی۔ کشتی نوح کا درس دیا گیا۔ اکثر ارکان نے مجلس کی کامیابی کے لئے روزے رکھے ایک رکن نے سگریٹ پینا ترک کر دیا۔ اور ایک نے پتلون پہننا چھوڑ دی۔

کیرنگ ضلع پوری میں راستوں کی مرمت کی گئی۔ حوض صاف کیا گیا۔ بیواؤں کی خبرگیری۔ اور محتاجوں کی مدد کی گئی مجلس کی کامیابی کے لئے روزے رکھے گئے۔ سڑک پر ڈالنے کے لئے کنکر لائے گئے۔ ایک ہندو بستی میں باہمی جھگڑوں کی وجہ سے دو فریق تھے ان میں مصالحت کی کوشش کی گئی۔ مسجد کا کنواں چھت اور صحن صاف کیا گیا۔ تلقین نماز کی گئی۔ چندہ نادہندگان کو چندہ دینے کی ترغیب دی گئی۔ نماز فجر کے لئے جگایا گیا۔ ۱۲۵ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔

سیالکوٹ میں مسجد کے صحن کو دھویا جاتا رہا۔ درس اور خطبہ جمعہ میں پنکھا ہلایا گیا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ بیواؤں کی خبرگیری کی گئی۔ کئی دن تک ایک مکان کے پہرہ کا انتظام کیا گیا۔ چھوٹے بچوں کو آوارہ پھرنے سے روکا۔ ان کی تربیت کا انتظام کیا گیا۔ محتاجوں کا بوجھ اٹھایا گیا۔ سڑک صاف کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا گیا۔

کاٹھگڑھ میں مسجد کی صفائی۔ غرباء کی امداد قرآن مجید پڑھانے کا اہتمام اور بیواؤں کی خبرگیری۔ تبلیغ۔ تلقین پابندی نماز کی گئی۔ گلی میں مٹی ڈالی گئی

برہمن بڑیہ میں مریضوں کی تیمارداری۔ تبلیغ۔ محتاجوں کی مدد کی گئی۔ نماز کے لئے جگایا گیا۔

کمال ڈیرہ میں راستہ صاف کیا گیا۔ مسجد کے حوض میں پانی جمع کیا گیا۔ بیواؤں کی خبرگیری۔ تبلیغ اور تلقین پابندی نماز کی گئی۔

مبارک آباد سندھ میں مسجد کا چھپرا بنایا گیا۔ تبلیغ اور تلقین پابندی نماز کی گئی۔ دو غیر احمدی مریضوں کی شب و روز خبرگیری کی گئی۔

کٹک میں بیواؤں کی خبرگیری تبلیغ تیمارداری۔ نالیوں کی صفائی۔ گاڑی بانوں کی امداد۔ اور غریب احمدی بچوں کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ دو گمشدہ لڑکیوں کو ان کے والدین تک پہنچایا گیا۔

چک ۳۳۲ ج۔ ب لائل پور میں نمازوں کے لئے جگانے۔ احباب کو قرآن کریم باترجمہ اور بچوں کو ناظرہ پڑھانے اور تیمارداری کا انتظام کیا گیا۔ گڑھے پُر کئے گئے۔ اٹھتی غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ اپنے گھروں کی صفائی پر زور دیا گیا۔ اطفال میں خدمتِ اسلام اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔

چک نمبر ۵۴۳ ضلع ملتان میں قرآن مجید باترجمہ پڑھانے۔ چھوٹے بچوں کو نماز سکھانے۔ انہیں باقاعدہ نمازیں پڑھنے۔ سچ بولنے اور محنت کی عادت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی

دوالمیال میں تربیتی جلسے کئے گئے۔ قرآن کریم پڑھایا گیا۔ بچے محنتی اور نماز باجماعت کے عادی ہیں۔ محتاجوں اور مسافروں کی مدد کا انتظام کیا گیا۔

کریام کی مجلس اطفال استقلال سے کام کر رہی ہے۔ بچے نماز کے پابند ہیں۔ سچ کی اہمیت سمجھتے ہیں۔ رفاہ عام کے کاموں میں منہمک ہیں۔ مکرم حاجی غلام احمد صاحب کی زیر تربیت انہیں نماز کا ترجمہ اور دعائیں سکھائی جاتی ہیں۔ نائٹ سکول میں قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ بچوں کو محنت کا عادی بنایا جاتا ہے۔

نواں شہر ہزارہ میں بیواؤں اور

اور محتاج عورتوں کی مدد کی گئی۔

سرگودھا میں الوصیت کا درس دیا گیا۔ احمدی اور غیر احمدی بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ خدام ایک غیر احمدی اور ایک سکھ بچے کی وفات پر تعزیت کے لئے گئے۔

کالاباغ میں تیمارداری کی گئی بعض تقاریب پر خدام نے مستعدی سے کام کیا۔ تلقین نماز کی گئی۔

بیرون ہند

ممباسہ میں تبلیغ کی گئی۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کی جا رہی ہے اسلامی تہذیب پھیلانے کی کوشش کی گئی مجلس کی کامیابی کے لئے روزے رکھے گئے

نیروبی میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام رہا۔ مساکین کی امداد کی گئی۔ تبلیغ کی گئی۔ تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ نوجوانوں میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔

کبابیر کے خدام نے مسجد کے دروازوں کو خود روغن کیا۔ مسجد کے صحن کی صفائی کی۔ گلیوں کو گند سے پاک کیا

اس وقت تک قادیان کے علاوہ بیرونی جماعتوں میں سے ستاسٹھ جماعتوں میں مجالس کے قیام کی اطلاعات موصول ہو چکی ہیں۔

بالآخر میں خدام سے عرض کروں گا کہ مجلس کی رکنیت اختیار کرتے وقت مجلس کے پروگرام پر عمل پیرا رہنے کا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "جب تم منہ سے وعدہ کرلو۔ پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔" (خطبہ جمعہ ۲۳ ستمبر) اس لئے وہ اپنے اس وعدہ کو مدة العمر یاد رکھیں اور اسے پورا کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ بلند ہمت اور مضبوط ارادے مجلس کے پروگرام پر عمل کرتے رہیں۔ اور پائے استقلال میں تزلزل نہ آنے دیں اپنے کام میں باقاعدہ رہیں کہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔ "بے قاعدگی کے ساتھ کام میں کبھی برکت نہیں ہوتی۔" خاکسار خالد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

خلافت جوبلی فنڈ میں جماعت ہائے احمدیہ کے وعدے

لسلسلہ سابق حسب ذیل جماعتوں نے حسب ذیل وعدے ارسال کئے ہیں۔ جو شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

جماعت	روپے	آنے	پائی
فیروزپور شہر	۳۱۷	۱	۰
جے پور	۲۷۲	۰	۰
کنانور	۱۲۹	۸	۰
مالاکنڈ	۲۶۰	۰	۰
شجاع آباد	۷۸	۰	۰
بینگاڈی	۱۴۰	۰	۰
ساگر	۱۰۰	۰	۰
پنڈی لالہ	۲۴	۲	۰
مراد آباد	۲۰	۰	۰
تلونڈی راماں	۳۰	۰	۰
رجوعہ	۱۲	۰	۰
جہلم	۱۸۱	۰	۰
حیدرآباد سندھ	۳۰۲	۰	۰
مبارک آباد سندھ	۱۷۳	۰	۰
منصوری	۴۶	۰	۰
کوئٹہ	۳۲۳	۸	۰
بہلول پور چک نمبر ۱۳۷	۴۱۱	۰	۰
چک نمبر ۱۲ منٹگمری	۷	۰	۰

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا تقرر ۳۰ راپریل ۱۹۴۱ء تک منظور کیا جاتا ہے سابقہ عہدہ داروں سے مکمل طور پر چارج لے لیا جائے

بھیرہ

سکرٹری امور عامہ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
" تبلیغ میاں خدا بخش صاحب
امام الصلوٰۃ "
" قاضی فضل کریم صاحب
امین چوہدری محمد شفیع صاحب
محاسب میاں عطاء الرحمٰن صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عبد الرحمٰن صاحب
سکرٹری نیشنل لیگ حاجی سراج الدین صاحب
محصلین میاں خدا بخش صاحب
" ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
" میاں غلام یٰسین صاحب
" میاں عطاء الرحمٰن صاحب
" میاں محمد اسمٰعیل صاحب
" میاں سراج الدین صاحب
" میاں فضل حق صاحب

شیموگہ (میسور سٹیٹ)

جنرل سکرٹری عابد شریف صاحب
سکرٹری مال "
نائب سکرٹری مال اسمٰعیل شریف صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت احمد شریف صاحب
سکرٹری تحریک جدید عابد شریف صاحب

کراچی

پریذیڈنٹ حاجی عبد الکریم صاحب بجائے ڈاکٹر احمد الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی محمد نواز خان صاحب ککی بجائے حاجی عبد الکریم صاحب

گوجرانوالہ

سکرٹری وصایا مولوی غلام نبی صاحب بجائے شیخ محمد لطیف صاحب

شادیوال ضلع گجرات

سکرٹری مال میاں عبد الغفار صاحب
" امور عامہ حافظ احمد خان صاحب
" تحریک جدید چوہدری نذر محمد صاحب
" تبلیغ مولوی عمر الدین صاحب
" تعلیم و تربیت "
" وصایا چوہدری خوشی محمد صاحب

شیخوپورہ

پریذیڈنٹ شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ بجائے چوہدری حمید اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی

بلانی

پریذیڈنٹ راجہ اکبر خان صاحب
سکرٹری مال سلطان احمد صاحب
امین راجہ کالو خان صاحب

سرینگر

جنرل سکرٹری مستری غلام نبی صاحب
سکرٹری امور عامہ "

موگہ

پریذیڈنٹ شیخ رحیم بخش صاحب

پنڈی لالہ ضلع گجرات

(مشمولہ - سرالہ - لکھنا نوالی - ہیلاں)
سکرٹری تبلیغ چوہدری علی محمد صاحب
" مال "
" امور عامہ چوہدری محمد صالح صاحب
محصل شاہ محمد صاحب

رجوعہ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری قطب الدین صاحب
سکرٹری مال " بڈھا صاحب
نائب سکرٹری مال " عبد اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری سردار صاحب
محاسب "
سکرٹری تعلیم و تربیت " امام الدین صاحب
امام الصلوٰۃ "
سکرٹری امور عامہ " محمد صالح صاحب سکنہ سرالہ

بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری شاہ محمد صاحب
سکرٹری عام تحریک جدید "
سکرٹری مال چوہدری کریم بخش صاحب
امین "
سکرٹری وصایا حکیم نواب علی صاحب
محاسب "
سکرٹری تبلیغ شیخ محمد بشیر صاحب فاروقی
محصل چوہدری جھنڈے خان صاحب

نقیب چوہدری لال دین صاحب

گوٹھ امرتسریاں ضلع نوابشاہ

پریذیڈنٹ سید عبد المجید شاہ صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری مولا بخش صاحب
" مال " غلام حسین صاحب
" امور عامہ " جمال الدین صاحب
" تعلیم و تربیت "
" تحریک جدید "

موسٹی بھینی پاتینز

پریذیڈنٹ منشی کالے خان صاحب
سکرٹری تبلیغ مولوی فیاض الدین صاحب
" تعلیم "
" مال منشی شیخ ہاڑو صاحب
" امور عامہ منشی شیخ عبد الحمید صاحب
محصل منشی غلام رسول صاحب
" ومنشی ناظر خان صاحب

(ناظر اعلیٰ)

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ خانیوال کی جماعت نے رات کو ایک جلسہ کا انتظام کیا جس میں فضیلت اسلام پر میں نے لیکچر دیا۔ سامعین کی تعداد اچھی تھی۔ اور سنا ہے کہ لوگوں نے بہت اچھا اثر لیا۔ پھر ایک اور چک ۹۱ محمود آباد میں جلسہ کیا گیا اس میں صداقت احمدیت اور تربیت پر لیکچر دیا۔ غرض ایک مہینہ ۱۹ دن میں ۲۵ مقامات کا دورہ کیا اور تقریباً ۵۰۰ میل کا سفر کیا کچھ پیدل اور کچھ سواری پر اس دورہ میں ۳۰ تقریریں اور ۴ مناظرے کئے اسلام اور احمدیت کے متعلق قریباً ۴ ہزار اشخاص کے خیالات کو درست کیا۔ بہت سی سعید روحوں نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا بعض لوگوں نے جلسہ سالانہ پر آکر بیعت کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ ایک جگہ جماعت قائم کی۔

مولوی عبد العزیز صاحب رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں چار مواضعات میں حسب معمول تبلیغی دورہ کیا۔ پانچ تقریریں۔ دعاوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صداقت حضرت اقدس و علامات مہدی و صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مضامین پر کیں۔ عیسائی کے پیروں سے مناظرے ہوئے ۔۷۰ اصحاب کو متفرق طور پر تبلیغ کی گئی۔

مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ لکھنؤ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغ کی گئی۔ گھروں پر جاکر تبلیغ کی پارک میں بھی تبلیغ کی۔ اور جو لوگ دار التبلیغ میں آتے۔ ان کو بھی تبلیغ کی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے اور روزانہ درس قرآن کریم دیتا رہا۔

مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ

89

تحریک جدید سال چہارم میں سو فیصدی وعدے پورے کرنے والے احباب

تحریک جدید سال چہارم میں جن جن احباب نے اپنا وعدہ خدا کے فضل و کرم سے سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی فہرست سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ ایسے احباب جن کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے وعدوں کو جلد پورا کریں کیونکہ وقت ختم ہونے کے قریب ہے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

غلام رسول صاحب کوٹری سندھ ۶/
اہلیہ صاحبہ سید فضل الرحمٰن صاحب خورد ۸/
میاں رحیم بخش صاحب کمہار چک ۲۷۶ گ گھوڑوال ۵/
میاں عبدالعزیز صاحب ،، ،، ۵/
سید نذیر احمد صاحب گھمیٹر ۵/
ماسٹر عبدالرؤف صاحب پنشنر مسجد مبارک قادیان ۱۰/ اضافہ ۵/
محمد بخش صاحب سبزی فروش دارالرحمت۔ قادیان ۵/
بابو ضیاء الحق خانصاحب کانپور ۳۰/
دلبر حسن صاحب کانپور ۷/
حفیظ الرحمٰن صاحب ،، ۱۰/
میاں صوبہ صاحب زرگر ڈی ۵/
میاں نورالدین صاحب ،، ۵/
محمد الدین صاحب ،، ۵/
مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی قادیان ۱۵/
ابراہیم صاحب ولد بڈھا ننگل ۵/
مرزا اسلام اللہ صاحب مسجد اقصیٰ معہ والدہ و اہلیہ صاحبہ ۲۳/
اہلیہ صاحبہ عبدالحلیم صاحب پوری ۶/
منور علی خاں صاحب ،، ۱۰/
سلطان احمد سماعیلہ گجرات ۵/
محمد الدین صاحب ،، ،، ۵/
رحمت بی بی صاحبہ ،، ،، ۵/
غلام فاطمہ صاحبہ ،، ،، ۵/
چوہدری اللہ لوک صاحب نہال ۶/
،، فضل احمد صاحب پھیرو چیچی ۶/ اضافہ
سید ولائت شاہ صاحب پنشنر محلہ دارالرحمت قادیان ۱۰/
چوہدری محمد یوسف صاحب ہادی محمد آباد (سندھ) ۲۰/
چوہدری غلام صادق صاحب ،، ۱۵/
منشی شیر جنگ صاحب ،، ۵/
غلام حیدر صاحب سوک کلاں ۵/

ملک نذیر حسین صاحب پچند اٹک ۵/
بابو چراغ الدین صاحب کوئٹہ ۳۰/
،، مختار احمد صاحب ایاز ،، ۸۵/
عبدالوحید صاحب ،، ۶/
بابو محمد عزیز صاحب جھنگ مگھیانہ ۵/
اہلیہ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ راولپنڈی ۱۰/
صغرا بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن ۳۰/
حیدر علی صاحب از طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام حیدرآباد دکن ۲۰/
عبدالرشید خانصاحب ،، ۱۰/
غلام احمد صاحب ،، ۱۰/
وحیدالنساء بیگم صاحبہ ،، ۵/
چوہدری نذیر احمد صاحب ڈوبہ ٹیک سنگھ ۵/
لطف الرحمٰن صاحب بورڈر تحریک جدید۔ قادیان ۶/
حافظ شفیق احمد صاحب معہ اہلیہ قادیان ۱۷/
مرزا منظور احمد صاحب مسجد اقصیٰ ،، ۵/
محمد سلطان صاحب انجنیر سرینگر ۲۰/
غلام احمد صاحب گلکار ،، ۵/
چوہدری گیلانی خانصاحب ہرام ۱۰/
منشی بشیر احمد صاحب دہاڑی منڈی ۵/
میاں عبدالمجید صاحب محلہ دارالرحمت قادیان ۶/
فضل الدین و خیرالدین صاحبان پھیرو چیچی ۵/
پیر خلیل احمد صاحب دفتر تعلیم و تربیت ۵/
ڈاکٹر غلام علی صاحب فیروزپور چھاؤنی ۲۲/
چوہدری غلام محمد صاحب پسر چوہدری غلام حسین صاحب پنشنر دارالفضل قادیان ۶/
اہلیہ صاحبہ منشی چراغ دین صاحب محلہ دارالرحمت قادیان ۵/
مولوی محمد اسحٰق صاحب راہول ۱۰/
منشی محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری ظفروال ۵/

شیخ عبدالغنی صاحب پٹیالہ ۵/
عبدالرحمٰن صاحب و احمد الدین صاحب مہر علی کیمپ دانا ۱۰/
محمد شریف خان صاحب کرنال ۱۰/
چوہدری سعدالدین صاحب بی اے بی۔ ٹی گوجر خاں ۲۳۱/
بھائی محمود احمد صاحب محلہ دارالرحمت۔ قادیان ۲۲/
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایم ایس سی رانجھا ۲۰/
مستری محمد موسیٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور ۱۰/
ڈاکٹر ایم این احمد صاحب ڈیرہ دون ۱۵/
مولوی محبوب عالم صاحب خالد قادیان ۳۰/
چوہدری فضل احمد صاحب بورڈنگ تحریک جدید قادیان ۱۰/
سخی محمد صاحب عالم گڑھ ۵/
ماسٹر عبدالحی صاحب صوابی ۱۰/
مرزا محمد حسین صاحب شاہجہانپور ۱۰/
نواب بی بی صاحبہ محلہ دارالبرکات قادیان ۵/
نیاز بی بی صاحبہ مسجد فضل ،، ۵/
ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب پنشنر محلہ دارالعلوم قادیان ۱۸۰/
مولوی عبدالخالق صاحب ٹیوٹر بورڈنگ تحریک جدید۔ قادیان ۵/
غلام حسین و شیر محمد صاحبان اوجلہ ۱۵/
ماسٹر غلام احمد صاحب کوئٹہ ۱۰/
چوہدری عبدالرشید صاحب ،، ۱۲/
ڈاکٹر عبدالمجید خانصاحب ،، ۵۳/
بابو مظفر علی خان صاحب ،، ۳۰/
اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالقیوم صاحب سمہ سٹہ ۱۰/
ڈاکٹر چوہدری طفیل محمد خاں صاحب معہ اہلیہ مونہ ڈپو ۴۵/
غلام محمد صاحب زرگر سیدوالہ ۵/
میاں محمد امین صاحب محلہ دارالرحمت قادیان ۵/
چوہدری عبدالحکیم صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر معہ اہل و عیال دارالبرکات ۶۱/

والدہ صاحبہ مستری لال الدین صاحب قادر آباد ۲/۵
،، پیر عبدالعلی صاحب دارالفضل ۵/
اہلیہ صاحبہ شیخ غلام احمد صاحب مرحوم ۵/
سیدہ خیرالنساء صاحبہ از طرف والد صاحب مرحوم دارالانوار ۳۰/
میاں محمد الدین صاحب ہیڈ کنسٹبل محمود آباد جہلم ۱۰/
حوالدار حاجی محمد الدین صاحب ،، ،، ۵/
شیخ نور احمد صاحب ،، ۵/
مرزا محمد جمیل بیگ صاحب بیٹی ۶/
مستری عمرالدین صاحب چک ۵۵۹ گ ب ۴/۵
شریف احمد صاحب ،، ،، ۵/
چوہدری امان اللہ صاحب ،، ،، ۵/
حیات بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ قادیان ۱۰/
اہلیہ صاحبہ نور احمد صاحب گنج لاہور ۵/
ماسٹر فضل الٰہی صاحب معہ اہلیہ عارف والہ ۱۰/
،، چراغ الدین صاحب معہ اہلیہ ،، ۱۰/
چوہدری فتح محمد صاحب چک ۱۵۲ ہاکڑہ ۵/
،، بہادل خاں صاحب ،، ،، ۵/
،، پیر محمد صاحب ،، ،، ۵/
میاں شیر محمد صاحب نواب شاہ سندھ ۷/
،، عبدالکریم صاحب ،، ،، ۵/
میاں احمد الدین صاحب زرگر سمبڑیال ۱۰/
خدیجۃ الکبریٰ اہلیہ صاحبہ میاں عبدالکریم صاحب بیگو سرائے ۵/
ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب معہ اہلیہ دارالفضل قادیان ۱۰/
سید فاضل شاہ صاحب اودھے پور حال قادیان ۵/
ماسٹر عطا حسین صاحب گوجرہ ۱۰/
سید کرم شاہ صاحب ،، ۵/
سید چراغ شاہ صاحب ،، ۵/
میاں منگو صاحب ،، ۵/
میاں عبدالحق صاحب ،، ۵/
سید عبدالسلام صاحب سونگھڑہ ۱۰/
اہلیہ صاحبہ سید محمود علی صاحب ،، ۵/
صوفی عبدالعزیز خانصاحب کاٹھ گڑھ ۵/
حکیم محمد قاسم خانصاحب قریشی لالہ موسیٰ ۲۰/
سید حسین علی شاہ صاحب داجیوالہ سیداں ۶/
بابو غلام رسول صاحب معہ اہلیہ آر سی سی پشاور ۱۲/
چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج دہلی ۱۴۰/
میاں فیروزالدین صاحب سیالکوٹ ۱۰/
مستری عبدالمجید صاحب ،، ۵/
بابو عبدالمالک صاحب فیروزپور چھاؤنی ۳۰/

بشیر اختر صاحب شیخوپور ۵/ صوبیدار اللہ بخش صاحب چک ۲۱۵ E.B ۳۰/ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ننکانہ صاحب ۱۰/ منشی خانصاحب ننکانہ صاحب ۵/ بادشاہ عالم صاحب جہلم ۶/

ایک گمشدہ احمدی عورت معہ خوردسال بچے کی تلاش کیجائے

محمد علی صاحب احمدی مسجد احمدیہ فیروز پور شہر کی اہلیہ مسماۃ عزیزہ بیگم عرف عزیزن۔ رنگ گندمی۔ قد چھوٹا جسم پتلا۔ اوپر برقعہ جس کی ٹوپی میلی ہے۔ پاجامہ سفید۔ بادامی رنگ کے سلیپر۔ دوپٹہ سرخ یا سفید ململ کا پہنے ہوئے مورخہ ۲۱ اگست کو معہ اپنے تین بچوں کے فیروز پور شہر سے قادیان کے لئے گاڑی پر سوار ہوئی۔ ایک رات وہ مسجد احمدیہ لاہور میں ٹھہری۔ ۲۲ اگست کو امرتسر پہنچی۔ اور وہاں اس کو جنون کا دورہ ہوگیا۔ اور وہ بچوں سمیت گاڑی سے اتر کر سٹیشن کے ایک طرف بیٹھ گئی۔ سورج غروب ہونے کے بعد بڑا لڑکا تو اسباب کے پاس بیٹھا رہا۔ لیکن وہ دو بچوں کو ہمراہ لے کر جنون کی حالت میں کہیں چلی گئی۔ ایک بچہ شہر میں آوارہ پھرتا ہوا مل گیا۔ لیکن وہ خود اسوقت تک معہ خوردسال بچے کے جس کی عمر چار سال ہے گم ہے۔

اگر کسی دوست کو ان کا کچھ علم ہو۔ تو فوری طور پر نظارت ہذا کو اور میاں محمد علی صاحب احمدی احمدیہ مسجد۔ فیروز پور شہر کو اطلاع دیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

صوبہ سرحد میں سول سروس کا امتحان

پنجاب اور صوبہ سرحد کا جائنٹ پبلک سروس کمشن ۱۲-۱۳-۱۴ دسمبر ۱۹۳۸ء کو صوبہ سرحد کی سول سروس (اگزیکٹو برانچ) کے لئے دو امیدوار منتخب کرنے کے لئے پشاور میں مقابلہ کا امتحان لے گا۔ امتحان کی جگہ کے متعلق بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

(۲) امتحان میں داخلہ کے لئے امیدواروں میں حسب ذیل صفات کی ضرورت ہے۔

(۱) برطانوی رعایا یا برطانیہ کی زیر حفاظت رعایا کے طبقۂ ذکور سے ہوں۔

(۲) صوبہ سرحد کے باشندے ہوں یا صوبہ سرحد کی کسی ریاست یا قبائل کے علاقہ کے باشندے ہوں۔

(۳) یکم نومبر ۱۹۳۸ء کو ان کی عمر ۲۱ سال سے زیادہ اور ۲۵ سال سے کم ہو۔ نائب تحصیلداروں اور تحصیلداروں کے بارے میں جو پہلے سے ملازم ہیں عمر کی شرط یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ عمر ۲۸ سال ہو۔

(۴) ہندوستان کی کسی مستند یونیورسٹی سے بی۔ اے۔ بی ایس سی یا "بی کام" کی سند رکھتے ہوں۔

درخواستوں کے فارم۔ امتحان کے مضامین اور دیگر کوائف کے متعلق ہر قسم کی واقفیت درخواست کرنے پر سکرٹری پنجاب اینڈ این ڈبلیو ایف پی جائنٹ پبلک سروس کمشن لاہور سے یا صوبہ سرحد کے ڈپٹی کمشنروں اور پولیٹیکل ایجنٹوں سے مفت مل سکتی ہے۔ ۵ نومبر ۱۹۳۸ء تک ڈپٹی کمشنروں اور پولیٹیکل ایجنٹوں کے پاس تمام درخواستیں پہنچ جانی چاہئیں اور ساتھ ہی امیدواروں کو لازم ہے۔ کہ امتحان میں بیٹھنے کے متعلق کمشن کو اپنے ارادہ سے مطلع کردیں (محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضرورت ملازمت

ایک موٹر ڈرائیور بیکار ہیں۔ اپنے کام سے خوب واقف ہیں۔ اگر کسی دوست کو ڈرائیور کی ضرورت ہو تو براہ مہربانی مطلع فرمائیں

ناظر امور خارجہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قضیہ فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ عنقریب ایک بیان شائع کرے گی۔ جس میں تقسیم فلسطین کی سکیم کی تنسیخ۔ یہودیوں کو اراضی خریدنے کی ممانعت اور یہودی آبادکاری میں تخفیف کا اعلان کیا جائیگا امید ہے۔ اس بارے میں حکومت برطانیہ یکم نومبر تک اپنے آخری فیصلہ کا اعلان کر دے گی۔

انقرہ ۱۹ اکتوبر۔ کمال اتاترک کی حالت حد درجہ نازک ہو گئی ہے آپ اس وقت نزع کی حالت میں ہیں ترکی کابینہ کا اجلاس جاری ہے اور مظاہروں کی روک تھام کے لئے زبردست اقدام عمل میں لائے جا رہے ہیں۔

روما ۱۹ اکتوبر۔ مسولینی نے جنرل فرانکو کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ جب تک آپ کی جیت نہیں ہو گی۔ فسطائی اطالیہ بدستور آپ کا ساتھ دے گا۔

بیت المقدس ۱۹ اکتوبر عربوں کی حریت کو مٹانے کے لئے حکومت فرانس نے لبنان اور شام کی جنوبی سرحدوں پر پہرہ لگا دیا ہے اور اسلحہ اور مسلح آدمیوں کی آمد و رفت بند کر دی ہے۔ بیت المقدس میں فوجی افسروں کی حکومت ہے برطانوی فوج کے میجر جنرل کو فوجی گورنر بنا دیا گیا ہے۔ دوسرے اضلاع میں بھی ڈسٹرکٹ کمشنروں نے تمام اختیارات فوجی افسروں کو دے دیئے ہیں۔ پولیس بھی فوج کے ماتحت کر دی گئی ہے۔ کل رات عربوں کے ایک گروہ نے ڈاکخانہ پر حملہ کیا اس سلسلہ میں آج سینکڑوں آدمیوں کو روک کر ان سے حملہ آوروں کے متعلق سوالات دریافت کئے گئے اور متعدد آدمیوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ جافہ تل ابیب روڈ پر ۲ یہودیوں کو گولیوں سے ہلاک کر دیا گیا۔ شرق اردن کی سرحد کے قریب ۳ عرب آئل پائپ میں سوراخ کرتے ہوئے پائے گئے۔ جنہیں گولی سے اڑا دیا گیا۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ سوویٹ روس کی طرف سے رو تھینیا کی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں کے نام ایک اعلان شائع کیا گیا ہے کہ ہنگری کے ساتھ رو تھینیا کے الحاق کی مخالفت کریں اور اگر ہنگری کے فسطائیوں نے رو تھینیا کو زبردستی ہنگری کے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ تو کمیونسٹوں کو اس کی مدافعت میں کٹ مرنا چاہیئے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ منچوکو اور سائبیریا کی سرحد پر روسیوں نے قلعہ بندی شروع کر رکھی ہے اس کے خلاف حکومت منچوکو نے زبردست احتجاج کیا ہے۔ اور حکومت روس سے مطالبہ کیا ہے کہ اس علاقہ سے روسی فوجوں کو فوراً ہٹا لیا جائے۔

اٹاوہ ۱۹ اکتوبر۔ بین الاقوامی فیڈریشن نے اپنی کینیڈا برانچ کے نام ایک برقیہ ارسال کر کے ظاہر کیا ہے کہ حکومت برطانیہ کی خواہش ہے کہ چیکوسلواکیہ کے ۲۰ ہزار جرمن پناہ گزینوں کو آباد کرنے میں امداد دیں۔ برقیہ میں یہ بھی تحریر ہے کہ پناہ گزینوں کی ابتر حالت ہے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ حکومت پنجاب قیدیوں کی اصلاح کے لئے ایک سکیم جاری کرنے والی ہے جس کے مطابق جیل خانوں میں پرائمری تعلیم نافذ کی جائے گی۔ نیز امرتسر میں ایک سنٹرل جیل خانہ قائم کیا جائے گا۔ جہاں پنجاب کے دوسرے ضلعوں سے تھوڑے تھوڑے قیدی رکھے جائیں گے۔

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پریوی کونسل نے شہید گنج سے متعلق مسلمانوں کی اپیل کی سماعت منظور کر لی ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ آج برطانوی کیبنٹ کی میٹنگ میں اینگلو امریکن تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید۔ فلسطین کی صورت حالات، غیر ملکی معاملات اور ڈیفنس اپوزیشن پر غور کیا گیا۔

یروشلم ۱۹ اکتوبر۔ تیسری پلٹن کے شہر میں داخل ہونے پر برطانوی فوج نے پرانے شہر سے عربوں کو خارج کرنا شروع کر دیا ہے۔ ایک شیفٹ تک گارڈ کا ایک آدمی اور ایک پولیس مین مجروح ہوتے اور ۹ عرب ہلاک ہو گئے۔

جبل الطارق ۱۹ اکتوبر۔ ہسپانیہ سے غیر ملکی رضاکاروں کے اخراج کے سلسلہ میں مجلس اقوام کا کمیشن آج بارسلونا پہنچ گیا۔ اس کی آمد پر باغیوں کے طیاروں نے ساحل پر زبردست بمباری کی۔ جس کی وجہ سے دو برطانوی جہازوں پر بھی بم گرے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کی گفت و شنید کے بعد ہٹلر اور مسولینی اس امر پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ فرانس اور برطانیہ سے متعلق اپنے مطالبات میں غیر مصالحانہ رویہ اختیار کریں۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ کل برطانیہ کے مشہور فوجی ماہر کیپٹن ہارٹ نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ گذشتہ سیاسی بحران کے وقت لنڈن کی دفاع کے لئے بمشکل ایک سو توپیں موجود تھیں۔ جن میں سے صرف ۲۵ توپیں دشمن کے مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتی تھیں۔ اس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ دفاعی محکموں میں حسد ہے طیارہ شکن توپوں کا محکمہ حکومت کا بڑا منظور نظر ہے۔

ہانگ کانگ ۱۹ اکتوبر۔ جاپانیوں نے تکنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چینی کینٹن سے پندرہ میل کے فاصلہ پر فیصلہ کن جنگ کریں گے۔

واشنگٹن ۱۹ اکتوبر۔ محکمہ جنگ نے پرائیویٹ کارخانوں کو ۹۰ لاکھ ڈالر کے مزید سامان جنگ کے آرڈر دیئے ہیں۔ اس سامان میں ۱۰۰ سے ۲۰۰ پونڈ وزن تک کے بم بھی شامل ہیں۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کے جھگڑے کے دوران میں برطانوی گورنمنٹ نے اخبارات پر پابندیاں عائد کرنے کے لئے ایک سکیم تیار کی تھی۔ آئندہ جس وقت بھی ہنگامی صورت حالات پیدا ہو گی۔ اس سکیم پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر۔ سپین کا ایک پیغام مظہر ہے کہ وہاں تمام جنگ میں اتنی زبردست لڑائی اور کسی محاذ پر نہیں ہوئی جتنی کہ پچھلے ۱۲ ہفتوں میں ایبرو محاذ پر ہو رہی تھی۔ مگر اب مکمل طور پر لڑائی بند ہو گئی ہے سرکاری فوج کا ان مقامات پر قبضہ بدستور ہے جو اس نے ۲۵ جولائی کو دریائے ایبرو پار کر کے فتح کئے تھے۔

شنگھائی ۱۹ اکتوبر۔ چین کے مفتوحہ علاقہ میں جاپانیوں نے جو گورنمنٹ قائم کر رکھی ہے۔ اس کے ایک چینی وزیر کو جب کہ وہ ہوٹل میں ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک چینی انارکسٹ نے چھرے سے ہلاک کر دیا۔ جاتی دفعہ وہ ایک رقعہ چھوڑ گیا جس میں لکھا تھا۔ میں چینی بلیو شرٹ کا ممبر ہوں۔ غدار کو قتل کر کے جا رہا ہوں۔

بیت المقدس ۱۹ اکتوبر۔ "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ عنقریب اعراب فلسطین کے خلاف زبردست جارحانہ اقدام کرنے والی ہے اس وقت فلسطین میں برطانوی فوج کی تعداد ۲۰ ہزار ہے۔ کئی شہروں پر عربوں کے جھنڈے لہرا رہے ہیں یروشلم میں بڑی تشویش انگیز صورت حال پیدا ہو گئی ہے افواہ ہے کہ عربوں نے اس شہر پر قبضہ کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۹ اکتوبر۔ آج برطانیہ کے تمام اخبارات جرمنی میں ضبط کر لئے گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ضبط کرنے کی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی